28

ہاروت وماروت کا تذکرہ

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۲۸

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق وباطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

جلد نمبر	عنوان	نمبر شمار
جلد۔۲۰	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	۲۴
جلد۔۲۱	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	۲۵
جلد۔۲۲	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	۲۶
جلد۔۲۳	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	۲۷
جلد۔۲۴	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	۲۸
جلد۔۲۵	اصحاب سبت کے حالات	۲۹
جلد۔۲۶	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	۳۰
جلد۔۲۷	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	۳۱
جلد۔۲۸	ہاروت وماروت کے حالات	۳۲
جلد۔۲۹	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	۳۲
جلد۔۳۰	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	۳۳
جلد۔۳۱	حضرت زکرّیا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	۳۴
جلد۔۳۲	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	۳۵
جلد۔۳۳	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	۳۶
جلد۔۳۴	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	۳۷
جلد۔۳۵	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	۳۸
جلد۔۳۶	اصحاب اخدود کے حالات	۳۹
جلد۔۳۷	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	۴۰
جلد۔۳۸	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	۴۱
جلد۔۳۹	حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	۴۲
جلد۔۴۰	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	۴۳
جلد۔۴۱	بعض بادشاہان زمین کے حالات	۴۴
جلد۔۴۲	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	۴۵

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ نَجَّیْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا لِلْعٰلَمِیْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَیَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ
الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ﴿٧٣﴾ وَ لُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ
نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىِٕثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ ﴿٧٤﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِیْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٧٥﴾ وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿٧٧﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿٧٩﴾ وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ ﴿٨١﴾ وَ مِنَ الشَّیٰطِیْنِ مَنْ یَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ یَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِیْنَ ﴿٨٢﴾ وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِیْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٦﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰى فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٨٨﴾ وَ زَكَرِیَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿٩٠﴾
وَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖؗ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿٧١﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿٧٢﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿٧٣﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿٧٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿٧٥﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿٧٦﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿٧٧﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿٧٨﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿٧٩﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿٨٠﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿٨١﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿٨٢﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿٨٣﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿٨٤﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿٨٥﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿٨٦﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿٨٧﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿٨٨﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿٨٩﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿٩٠﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿٩١﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿٩٢﴾

ہاروت وماروت کا تذکرہ

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ہاروت و ماروت کا قصّہ بیان کیا ہے اور ان کے بارے میں کئی روایتیں بھی ملتی ہیں مگران روایتوں کے بارے میں عائمہ میں اختلاف ہے۔ بعض موتف فرماتے ہیں کہ عام مسلمان نے بھی اسی طرح اپنی تفسیروں میں بیان کیا ہے اور اکثر علمائے خاصہ وعامہ نے اس قصّہ سے انکار کیا ہے۔ اس سبب سے کہ جو کچھ اس قصّہ میں مذکور ہے عصمت ملائکہ کے خلاف ہے۔ جو آیات اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے بلکہ وہ دو فرشتے تھے جن کو خدانے لوگوں کے امتحان کے لئے زمین پر بھیجا تھا کہ وہ لوگوں کو سحر و معجزہ کا فرق بتائیں تا کہ وہ سحر کو سمجھ لیں اور اُس سے پرہیز کریں۔ وہ کہتے تھے کہ ہم تم کو اس واسطے یہ تعلیم نہیں دے رہے ہیں کہ تم اس کو حصول دُنیا کا ذریعہ قرار دو اور سحر کرکے کافر ہو جاؤ۔ اُن فرشتوں سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا تھا۔ وہ مدتوں دُنیا میں رہے اُس کے بعد آسمان پر چلے گئے۔ اور بعض کا قول ہے کہ وہ فرشتے نہ تھے بلکہ بابل کے باشندوں میں سے دو اشخاص تھے جو اصلاح و نیکی میں مشہور تھے اس سبب سے ان کو ملک کہتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ قصّہ ملائکہ کی عصمت کے منافی نہیں ہے اس لئے کہ وہ جب تک فرشتوں کے اوصاف کے ساتھ متصف تھے ملک اور معصُوم تھے اور جب خدانے ان کو صورت و حالت بشریت میں قرار دے دیا وہ ملک نہیں رہ گئے۔ ممکن ہے کہ ان کی عصمت زائل ہو گئی ہو اور یہ باتیں اگرچہ قوت سے خالی نہیں ہیں لیکن حدیثیں اس کی رو میں وارد ہوئی ہیں اور یہ سب روایایت عائمہ اور تواریخ یہود کے موافق ہیں اور مذہب شیعہ کے خلاف، لہٰذا اس بارے میں توقف کرنا زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ تفسیر امام حسن عسکری میں اس آیت کی تاویل میں وارد ہوا ہے۔ غرض میں یہاں پر تمام روایتیں بیان کر رہا ہوں جو کہ حیاتِ قلوب میں بیان کی گئی ہیں۔

روایت ہے کہ ہر دن اور ہر رات فرشتے اہل زمین کے درمیانی لوگوں کے اعمال کو آسمان پر لے جانے کیلئے نازل ہوتے تھے اور ان کے اعمال لکھتے تھے جن کو دیکھ کر اہل آسمان زمین کے خدا پر افترا کرنے اور اس کی نافرنی جیسے شدید گناہوں سے پناہ مانگنے لگے اور وہ خدا کو اہل زمین کے اُن افترا و بہتان سے جو وہ اس کی نسبت کرتے تھے پاک و منزہ کہتے تھے۔ آخر فرشتوں کے ایک گروہ نے خدا سے عرض کی کہ پالنے والے تو غضناک نہیں ہوتا اُن باتوں سے جو تیری مخلوق زمین میں تیرے میں افترا کرتی ہے اور تیری طرف نسبت دیتی ہے اور تیری نافرنی کرتی ہے حالانکہ تو ان کو ان باتوں سے منع فرما چکا ہے معبود تو ان کی سرکشیوں کو برداشت کرتا ہے حالانکہ وہ سب تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں اور تیری نعمتوں کے سبب چین کے ساتھ بسر کر رہے ہیں تو خدا نے چاہا کہ فرشتوں کو اپنی قدرت کاملہ اور اپنے احکام کا اپنی مخلوق میں جاری کرنا دکھلائے۔ اور اپنی نعمتیں ملائکہ کو پہنچوائے کیونکہ اُن کو معصوم خلق فرمایا ہے اور ان کی خلقت کو تمام مخلوق سے ممتاز و برتر قرار دیا ہے اور ان کو فرمانبردار پیدا کیا ہے اور گناہوں کی طاقت اُن کو دی ہی نہیں ہے۔ اس لئے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ اپنی جماعت سے دو افراد کو چُنو جن کو میں زمین پر بھیجوں اُن کو انسانوں کی طبیعت عطا کروں اور ان میں کھانے پینے وغیرہ کی خواہشیں اور اُن کے مزاج میں لالچ اور بڑی بڑی امیّدیں پیدا کردوں جس طرح اولادِ آدم میں پیدا کی ہے پھر میں اپنی اطاعت و عبادت کے بارے میں اُن کا امتحان کروں گا۔ فرشتوں نے ہاروت و ماروت کو اپنی جماعت سے اختیار کیا جو تمام فرشتوں سے زیادہ انسانوں میں عیب نکالتے اور اُن پر نزول عذاب کے خواہشمند تھے۔ خدا نے ان سے فرمایا کہ میں نے تمہاری طبیعت و مزاج میں بھی وہ تمام خواہشیں اور ضرورتیں پیدا کردیں جو آدمؑ کے اولاد میں خلق کی ہیں تو میرے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ زنانہ کرنا۔ شراب مت پینا۔ آسمانوں کے حجابات ہٹادیئے تاکہ فرشتوں پر اپنی قدرت ظاہر فرمائے اور ان دونوں فرشتوں کو بصورت انسان زمین پر بھیجا اور

شہر بابل میں اُتارا۔ جب وہ زمین پر آئے۔ ایک حسین و جمیل عورت کر دیکھا۔ جو خوشبوں سے معطر اور ہر طرح کی زینتوں سے آراستہ منہ کھولے ہوئے اُن کی طرف آرہی ہے جب اس کو دیکھا۔ اور گفتگو کی تو اُن خواہشات کے سبب جو اُن میں (مثل انسانوں کے) موجود تھیں اس پر عاشق ہوگئے۔ اور اس کے بارے میں دونوں فرشتوں نے آپس میں مشورہ کیا پھر خدا نے جو ممانعت کی تھی اُس کا خیال آیا اور اُس سے درگذرے۔ تھوڑی دُور چلے تھے کہ شہوت اُن پر غالب ہوئی جس نے اُن کو پلٹایا اور وہ اُسکے پاس واپس آئے نہایت بیچین و بیقرار۔ اور اُس سے زنا کی خواہش کی اُس عورت نے کہا مجھے اپنے دین واعتقاد کے مطابق جائز نہیں ہے کہ تمہارے پاس آؤں جب تک کہ تم میرا دین اختیار نہ کرو۔ انہوں نے پوچھا تیرا دین کیا ہے اُس نے کہا۔ جو شخص میرے خدا کی پرستش کرے اور اس کو سجدہ کرے میں اس کی خواہش منظور کرسکتی ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تیرا خدا کون ہے اُس نے ایک بُت کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ میرا خدا ہے فرشتوں نے آپس میں ایک دوسرے کو دیکھا اور کہا اب تو دو گناہ سامنے آگئے جن کی خدا نے ممانعت فرمائی ہے اوّل شرک دُوسرے زنا۔ پھر آپس میں مشورہ کیا اور شہوت اُن پر غالب آئی تو کہا ہم نے تیری شرط منظور کی اُس نے کہا اگر تم دونوں بُت کو سجدہ کرنے پر راضی ہو تو پہلے شراب پیو پھر سجدہ کرو ورنہ تمہارا سجدہ قبول نہ ہوگا۔ فرشتوں نے آپس میں کہا کہ اب تین گناہ ہوگئے جن کی خدا نے ممانعت کی ہے۔ شراب پینا، زنا نہ کرنا اور بُت کو سجدہ کرنا پھر اُس عورت سے کہا تو بلائے عظیم ہمارے واسطے ثابت ہوئی ہے جو کچھ تو کہتی ہے اُس کے لئے ہم تیار ہیں۔ غرضکہ اُن دونوں نے شراب پی اور بُت کو سجدہ کیا اور جب اُس عورت کے ساتھ زنا پر آمادہ ہوئے، ناگاہ ایک سائل دروازے سے داخل ہوا۔ ان لوگوں نے اس کو دیکھ کر پوچھا کہ تو کون ہے کس لئے آیا ہے اُس نے کہا تمہاری وضع اور حالت سے شک ہوتا ہے کہ اس قدر خائف اور ڈرے ہوئے اور ایک حسین و خوبصورت عورت کو خلوت میں لائے ہو یقیناً تم دونوں بدکار ہو۔ وُہ یہ کہہ

کر چلا گیا۔ پھر تو اُس عورت نے کہا میں اپنے خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ یہ مرد تمہارے جائے قیام سے واقف ہے اور تم کو جانتا ہے، اب جا رہا ہے تو تم کو اور مجھ کو ضرور رسوا کرے گا لہٰذا میں تمہارے نزدیک نہیں آؤں گی۔ پہلے اس کو قتل کرو تاکہ یہ ہم کو رسوا نہ کرے اُس کے بعد اطمینان سے آؤ اور جو چاہو کرو۔ یہ سُنتے ہی وہ دونوں اُس سائل کے پیچھے دوڑے اور جا کر اُسے قتل کر دیا جب واپس آئے تو وہاں اُس عورت کو نہیں پایا۔ اُسی وقت ان کے لباس اُن کے بدنوں سے گر گئے اور وہ عُریاں ہو گئے اور حسرت و افسوس کے ساتھ اپنی انگلیاں دانتوں سے کاٹنے لگے۔ اُس وقت خدا نے اُن پر وحی کی کہ میں نے تم کو ایک گھڑی کے واسطے زمین پر بھیجا کہ میرے بندوں کے ساتھ رہو تم نے اسی معمولی سی دیر میں چار گناہ کئے جن سے میں نے تم کو منع کیا تھا تم کو مجھ سے شرم نہ آئی حالانکہ تم ہی تمام فرشتوں سے زیادہ اہل زمین کی نافرنی کے سبب اُن کے خلاف تھے اور اُن پر نزول عذاب کے خواہاں تھے اس سبب سے کہ تم کو ایسی خلقت میں نے عطا کی تھی کہ تم میں گناہ کی خواہش نہ تھی اور میں نے تم کو اپنی نافرمانی سے محفوظ رکھا تھا۔ اب جبکہ میں نے اپنی عصمت تم سے روک دی اور تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیا تو تم نے ایسا کیا لہٰذا اب تم عذاب دُنیا چاہو تو اختیار کرو، یا عذاب آخرت کو۔ یہ سُن کر ان میں سے ایک فرشتہ نے کہا۔ ہم چونکہ دُنیا میں آ گئے ہیں لہٰذا اپنی خواہشوں سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں گے یہاں تک کہ آخرت کے عذاب کو پہنچیں۔ دوسرے نے کہا عذاب دُنیا کی ایک مدت ہے وہ ختم ہو جائے گی لیکن عذاب آخرت دائمی ہے جو کبھی زائل نہ ہو گا۔ لہٰذا عذاب آخرت بہت سخت ہے ہم پسند نہیں کریں گے۔ غرض عذاب دُنیا کو اختیار کیا اور مدتوں لوگوں کو جادو سکھاتے رہے۔ جب انہوں نے پُورے طور سے تعلیم دے دی تو ہَوا میں اُلٹے لٹکا دیئے گئے اور اسی طرح قیامت تک معذّب رہیں گے۔

ایک اور روایت کے مطابق ایک روز حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ مسجد کوفہ میں منبر پر مصروفِ وعظ تھے کہ عبداللہ بن الکوا نے پوچھا کہ یا حضرت مجھے اس ستارہ سُرخ یعنی زہرہ کے بارے میں آگاہ فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خدا نے بنی آدم کے حالات فرشتوں کو دکھائے، جو معصیت میں مشغول تھے تو ہاروت و ماروت نے کہا یہ لوگ ہیں جن کے باپ آدمؑ کو تونے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور فرشتوں کو ان کی جانب سجدہ کا حکم دیا اور یہ اس طرح تیری نافرمانی کرتے ہیں۔ خدا نے فرمایا اگر اُنہی کی طرح میں تم کو بھی گناہوں کے مخزن میں بھیج دوں تو تم بھی اسی طرح میری نافرمانی کروگے انہوں نے کہا نہیں تیری عزّت و جلال کی قسم ہرگز معصیت نہ کریں گے تو خدا نے ان کو شہوتوں اور خواہشوں میں مثل بنی آدم مبتلا کیا اور ان کو ہدایت کیا کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا، کسی کو ناحق قتل نہ کرنا، زنا مت کرنا اور نہ شراب پینا، پھر زمین پر بھیجا۔ دونوں الگ الگ زمین میں حکم و ہدایت کرنے لگے۔ یہ ستارہ جو ایک عورت تھی نہایت حسین و جمیل، ان میں سے ایک فرشتے کے پاس کسی فیصلہ کے لئے آئی۔ اس کو دیکھتے ہی وہ فرشتہ اُس پر عاشق ہو گیا اور کہا حق تیرے ساتھ ہے (اور فیصلہ تیرے موافق کروں گا) لیکن جب تک تو اپنے اُوپر مجھے اختیار نہ دے گی۔ اُس عورت نے اُس سے وعدہ کیا پھر دُوسرے کے پاس آئی اُس کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا اس سے بھی وعدہ اُسی وقت کا کیا۔ وقتِ مقررہ پر دونوں فرشتے اس کے پاس پہنچے ایک نے دوسرے کو دیکھا اور شرم سے گردنیں جھکالیں۔ پھر حیا ان کے درمیان سے زائل ہو گئی تو آپس میں کہنے لگے کہ جس غرض سے تم یہاں آئے میں بھی اُسی لئے آیا ہوں اور دونوں نے اس عورت سے زنا کی خواہش کی (اس عورت نے اُن سے وہی گناہ کروائے جو اُوپر بیان ہو چکے ہیں)۔ غرضکہ اُس نے کہا کہ اُس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تم وہ تعلیم نہ کروگے جس کے ذریعہ سے آسمان پر جاتے ہو۔ وہ دونوں فرشتے دن کے وقت تو لوگوں کے درمیان ان کے مقدمات کا فیصلہ کیا کرتے تھے اور رات کو آسمان پر

چلے جایا کرتے تھے۔ فرشتوں نے اس تعلیم سے انکار کیا تو وہ عورت بھی اُن کی خواہش پر راضی نہ ہوئی آخر کار وہ راضی ہو گئے اور وہ بھی سکھا دیا۔ اُس عورت نے انہی الفاظ کو دوہرایا کہ تجربہ کرے کہ وہ صحیح کہتے ہیں یا نہیں۔ غرض اُن الفاظ کو زبان پر لاتے ہی آسمان پر پہنچ گئی اور وہ دونوں حسرت سے دیکھتے رہ گئے۔ ان تمام حالات کو آسمان سے فرشتے دیکھتے رہے اور عبرت حاصل کرتے رہے۔ جب وہ عورت آسمان پر پہنچی تو خدا نے اس کو ستارہ کی شکل میں مسخ کر دیا۔

ایک اور روایت کے مطابق جب حضرت نوحؑ کے بعد سحر کرنیوالے اور (جادو وغیرہ کے ذریعے) مکر و فریب کرنے والے بہت زیادہ ہوئے تو خدا نے دو فرشتوں کو (اس زمانے) کے پیغمبر کے پاس بھیجا کہ ساحروں کے سحر کو اور اُن چیزوں کو بیان کریں جن سے سحر کو باطل اور ان کے سبب سے جادو کرنے سے لوگوں کو منع کیا جس طرح کوئی طبیت کسی کو بتائے کہ فلاں چیز زہر ہے اور مار ڈالنے والی ہے اُس کا ضرر فلاں دوا سے دور کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی اُس پیغمبر نے اُن فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ بصورت انسان ظاہر ہوں اور لوگوں کو تعلیم دیں جو کچھ خدا نے اُن کو بتایا ہے اور وہ دونوں فرشتے جس کو جادو کی حقیقت اور اُس کے رد کرنے کی تعلیم دیتے تھے اُس سے پہلے کہہ دیتے تھے کہ ہم خدا کے بندوں کے واسطے ذریعہ امتحان و آزمائش ہیں تاکہ خدا کی اطاعت کریں اُس میں جو وہ سیکھتے ہیں اور اُس کے ذریعہ سے سحر کو باطل کریں لیکن خود جادو نہ کریں اور لوگوں پر سحر کر کے اور نقصان پہنچا کے کافر مت ہو جاؤ حالانکہ تم لوگوں کو ترغیب دیتے ہو کہ تم جادو کے سبب سے مارنے اور جلانے پر خدا کے مقابلہ میں قادر ہو اور جو کچھ چاہتے ہو کر سکتے ہو کہ یہ باتیں کفر ہیں۔ طالبان سحر شیطانوں کے اُس جادو

ترجمہ، اور وہ (یہود تو) اس چیز (یعنی جادو) کے پیچھے (بھی) لگ گئے تھے جو سلیمان (علیہ السلام) کے عہدِ حکومت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے حالانکہ سلیمان (علیہ السلام) نے (کوئی) کفر نہیں کیا بلکہ کفر تو شیطانوں نے کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اس (جادو کے علم) کے پیچھے (بھی) لگ گئے جو شہر بابل میں ہاروت اور ماروت (نامی) دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا، ﴿102﴾ سورۃ البقرۃ

میں سے سیکھتے تھے جو انہوں نے ملک سیلمانؑ میں اُن حضرت کے تخت کے نیچے لکھ کر دفن کر دیا
تھااور حضرت سیلمانؑ کی طرف اُن کی نسبت دتیے تھے اور وہ جو کچھ ہاروت وماروت پر نازل ہُوا
تھا۔اور دونوں طرح کے افسوں سے چندچیزیں حاصل کرتے تھے جن کے ذریعہ سے مکروفریب
اور حیلوں سے لوگوں میں جدائی ڈلواتے تھے۔ اور چغلخوری کرتے تھے اور جو کچھ لکھتے ان کو
متفرق جگہوں میں دفن کردیتے تھے تاکہ دواشخاص کے درمیان اُس سے دوستی یاجدائی پیدا
کردیں۔ سیکھنے والے کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے سوائے اس کے جس کے بارے میں
خدا کی مرضی ہوتی۔ جس کو خدا اس کی حالت پر چھوڑ دیتااور اس کے بُرے اعمال کے سبب اپنی
رحمت اُس سے روک لیتااور اگر وہ چاہتا تواُن کو جبراًقہراًان باتوں سے روک دیتااور وہ لوگ وہ
چیریں سیکھتے تھے جو لوگوں کو بجائے نفع کے نقصان پہنچاتی تھیں۔جب وہ لوگ سحر وافسوں یاد
کرلیتے تھے اُن کے ذریعہ سے نقصان پہنچاتے تھے۔اسی سبب سے وہ یاد ہی کرتے تھے ایسی چیز کو
جو اُن کے دین کو تباہ کرتی اور آخرت کا جس میں کوئی فائدہ نہ تھابلکہ اس کے سبب سے وہ دین خدا
سے باہر ہوجاتے تھے۔اور جو کچھ وہ لوگ سیکھتے تھے اس کے بارے میں جانتے تھے کہ جو کچھ
خرید کیاہے اُس کے سبب سے دین سے باہر ہوچکے ہیں اور آخرت میں ان کا ثواب بہشت سے کچھ
نہیں ہے۔یقیناًاپنی جانوں کے عوض جو کچھ اُنہوں نے خرید کیاہے اگر وہ سمجھتے تو بہت بُری چیز

ترجمہ، وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے یہاں تک کہ کہہ دیتے کہ ہم تو محض آزمائش (کے
لئے) ہیں سو تم (اس پر اعتقاد رکھ کر) کافر نہ بنو، اس کے باوجود وہ (یہودی) ان دونوں سے ایسا (منتر)
سیکھتے تھے جس کے ذریعے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے، حالانکہ وہ اس کے
ذریعے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ ہی کے حکم سے اور یہ لوگ وہی چیزیں سیکھتے ہیں جو
ان کے لئے ضرر رساں ہیں اور انہیں نفع نہیں پہنچاتیں اور انہیں (یہ بھی) یقینا معلوم تھا کہ جو کوئی
اس (کفر یا جادو ٹونے) کا خریدار بنا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں (ہوگا)، اور وہ بہت ہی
بری چیز ہے جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں (کی حقیقی بہتری یعنی اُخروی فلاح) کو بیچ ڈالا،
کاش! وہ اس (سودے کی حقیقت) کو جانتے (102) سورۃ البقرۃ

ہے یعنی انہوں نے آخرت کو فروخت کر دیا اور بہشت سے اپنا حق ترک کر دیا اس لئے کہ اُن کا اعتقاد تھا کہ نہ کوئی خدا ہے نہ آخرت نہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہوگی۔

راویان حدیث نے حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں عرض کی کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے جس کو خدا نے ملائکہ میں سے اختیار کیا تھا جبکہ انسانوں نے بے انتہا سرکشی و طغیان ظاہر کی اور خدا نے ان کو اور فرشتوں کے ساتھ زمین پر بھیجا وہ دونوں فرشتے زہرہ پر عاشق ہوئے اُس کے ساتھ زنا کا اِرادہ کیا، شراب پی اور ایک شخص کو ناحق قتل کیا تو خدا نے ان کو بابل میں معذب کر رکھا ہے اور جادوگر اُن فرشتوں سے جادو سیکھتے تھے۔ اور خدا نے اُس عورت کو مسخ کر کے ستارہ زہرہ بنا دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا، اس قول سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ فرشتے معصوم ہیں اور کُفر و بدکاریوں سے بلطف خدا محفوظ ہیں جیسا کہ خداوند عالم اُن کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ نافرمانی نہیں کرتے ،اُس میں جو خدا ان کو حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جن کا ان کو حکم دیا جاتا ہے دوسری جگہ فرماتا ہے کہ وہ جو خدا کے نزدیک ہیں یعنی ملائکہ خدا کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ وہ تھکتے ہیں اور شب و روز تسبیح و تقدیس کرتے ہیں جس سے ان کو سُستی عارض نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا ہے کہ میرے چند گرامی بندے ہیں جو خدا پر کلام میں زیادتی نہیں کرتے اور جو کچھ خدا ان کو حکم دیتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔ اگر جیسا کہ وہ لوگ بیان کرتے ویسا ہی ہوتا تو بے شبہ خداوند عالم ان فرشتوں کو زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کرتا اور وہ بمنزلۂ پیغمبران و ائمہ علیہما السّلام دُنیا میں ہوتے۔ کیا انبیاء و ائمہ صلوات علیہم سے ممکن ہے کہ کسی کو ناحق قتل کریں اور زنا کریں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے آدمؑ کی اولاد میں سے کسی پیغمبر یا کسی امام سے دُنیا کبھی خالی نہیں چھوڑی۔ کیا تم نے نہیں سُنا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ہم نے تم سے پہلے ان کی طرف کسی کو نہیں بھیجا مگر اہلِ شہر میں سے چند لوگوں کو جن پر ہم وحی بھیجتے تھے۔ لٰہذا یہ دلیل ہے اس پر ملائکہ کو زمین پر نہیں بھیجا ہے کہ وہ (بنی آدم کے) پیشوا اور حکم کرنے والے ہوں

بلکہ ان کو اپنے پیغمبروں پر نازل فرمایا ہے۔ راوی نے عرض کی کہ پھر اس بنا پر شیطان بھی چاہیے کہ فرشتہ نہ ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی فرشتہ نہ تھا بلکہ جنّوں میں سے تھا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ "اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الۡجِنِّ"۔ یقیناً میرے پدر بزرگوار نے میرے اجداد کے واسطے حضرت رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے تمام عالمین سے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو برگزیدہ کیا اور اُن کو پیغمبر بنایا اور برگزیدہ کیا۔ ملائکہ مقربین کو اور اُن کو اُن کاموں پر مامور نہیں کیا جن کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ وہ نہیں کر سکتے بلکہ اُن کے سبب سے ولایت و دوستی خدا سے دور ہو جائیں گے اور عصمت الٰہی سے نکل جائیں گے اور اس گروہ میں شامل ہو جائیں گے جو عذاب خدا کے مستحق ہیں۔

راویان حدیث کہتے ہیں کہ ہم کو روایت پہنچی ہے جب حضرت رسُولِ خدا نے امیر المومنینؑ کو نص امامت کی خداوند عالم نے ان کی ولایت فرشتوں پر پیش کی اور ان میں سے بہتوں نے قبول نہ کی۔ خدا نے اُن سب کو بشکل غوک مسخ کر دیا۔ حضرت نے فرمایا معاذ اللہ لوگوں نے اُن پر افترا کیا ہے۔ فرشتے خدا کے رسول ہیں جس طرح پیغمبروں پر کفر جائز نہیں اُن پر بھی جائز نہیں اور فرشتوں کی شان بہت بلند ہے۔ ان باتوں سے وہ پاک ہیں۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دس میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ و اجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally